إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

# محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

( از )

تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

الناشر

ناظر دعوت و تبلیغ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان

ضلع گورداسپور مشرقی پنجاب

طبع بار دوم

تعداد پانچ ہزار

تاج پریس یوسف بازار حیدرآباد

# اظہار حقیقت

از قلم حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام

"مجھ پر اور میری جماعت پر جو الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے یہ ہم پر افترا عظیم ہے۔ ہم جس قوت یقین و معرفت اور بصیرت کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیا مانتے اور یقین کرتے ہیں۔ اس کا لاکھواں حصہ بھی وہ لوگ نہیں مانتے۔" (الحکم ۱۷ مارچ ۱۹۰۵ء)

"خدا تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ میں اسلام کا عاشق اور جان نثار غلام حضرت سیّد الانام احمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوں۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۸۸ مطبوعہ ۱۸۹۳ء)

# شکریہ

محامد خاتم النبیین کی اشاعت ہذا کے جملہ اخراجات مکرم سیٹھ محمد اسماعیل صاحب چنتہ کنٹہ نے اپنے والد محترم سیٹھ محمد حسین صاحب مرحوم کی روح کو ثواب پہنچانے کے لئے ادا فرمائے ہیں۔ جزاہم اللہ خیراً۔ اللہ تعالیٰ سیٹھ محمد حسین صاحب کے درجات بلند کرے اور ان کی اولاد کو زیادہ سے زیادہ خدمات دینیہ کی توفیق دے۔ آمین

خاکسار۔ مرزا وسیم احمد

ناظر دعوۃ و تبلیغ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان

۶۵ھش

# آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محامد

ہم ہوئے خیرِ اُمم تجھ سے ہی اے خیرِ رُسل
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

خدا تعالیٰ کی عجیب حکمت ہے کہ جس طرح لفظ محمدؐ کثرتِ حمد پر دلالت کرتا ہے۔ وجودِ محمدؐ بھی بیشمار محامد کا جامع ہے۔

یہ بات ثابت شدہ ہے کہ جس طریق اور شان سے حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے نظم و نثر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالاتِ روحانیہ۔ محامدِ حقہ اور مراتبِ رفیعہ کا ذکر فرمایا ہے اس کی نظیر تیرہ سو سال کی اسلامی تاریخ میں نہیں ملتی۔ یہی وجہ ہے کہ اسمی اور صفتی ہر دو اعتبارات سے آپ محمدؐ کے لئے احمدؐ قرار پائے۔

حضرت احمد قادیانی علیہ السلام نے اپنے آقا و مطاع کے ساتھ عشق و محبت کا مفصل ذکر اپنی تصانیف میں سینکڑوں مقامات پر فرمایا ہے۔ ان حوالجات میں سے بطور نمونہ چند حوالے پیش خدمت ہیں۔ اس قسم کا مجموعہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق پر اعتراض کرنیوالوں کیلئے ایک عملی جواب ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پُر خلوص خدمات محبت کی صحیح ترجمانی آپ کے اس شعر سے کیسے دلکش انداز میں ہوتی ہے ؎

وَذِکْرُ الْمُصْطَفٰی رُوْحٌ لِقَلْبِیْ! وَصَارَ لِمُھْجَتِیْ مِثْلَ الطَّعَامِ

کہ حضرت محمدؐ مصطفٰے کا ذکر تو میرے دل کا آرام اور میری جان کیلئے مثل طعام ہے

اسی طرح فرمایا ہے ؎

وَمَوتِی بِسُبلِ المُصطفیٰ خیرُ مِیتۃٍ فَاِن فُزتُمَا فَسَاحشُرَنْ بِالمُقتَدِی

کہ میری موت مصطفیٰؐ کے راستہ میں اچھی موت ہوگی پس اگر میں اس میں مروں تو اپنے پیشوا کے ساتھ اٹھونگا

پھر آپؑ نے حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی عقیدت اور اخلاص کا ان الفاظ میں اظہار فرمایا ہے ؎

جان و دلم فدائے جمالِ محمدؐ است
خاکم نثارِ کوچہ آلِ محمدؐ است

یعنی میری جان اور دل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوبیوں اور حسن سیرت پر فدا ہے۔ اور میری خاک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کے کوچہ پر نثار رہے۔

امید ہے کہ ان چند اقتباسات سے جو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی ضخیم تحریرات اور ملفوظات سے لئے گئے ہیں۔ اور جو ایک قطرہ کی مانند ہیں قارئین حضرات عشق کے اس مواج سمندر کا اندازہ لگا سکیں گے۔ جو حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے سینہ میں موجزن تھا۔

آج سرورِ کونین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لئے اپنی جان مال اور عزت کو قربان کرنیوالا احمدیت کے فرزندوں سے بڑھ کر اور کوئی نہیں یہ شیریں پھل جس مقدس ہستی نے لگایا۔ اس کی عظیم شخصیت کے متعلق قارئین خود اندازہ لگالیں۔

خاکسار محمد حفیظ بقاپوری مولوی فاضل قادیان دارالامان

مرتب رسالہ ہذا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

# پہلا باب

## زندہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

"اس میں شک نہیں کہ توحید اور خدا دانی کی متاع رسول کے دامن سے ہی دنیا کو ملتی ہے۔ بغیر اس کے ہرگز نہیں مل سکتی۔

اور اس امر میں سب سے اعلیٰ نمونہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھایا۔ کہ ایک قوم جو نجاست پر بیٹھی ہوئی تھی اُن کو نجاست سے اٹھا کر گلزار میں پہنچا دیا اور وہ جو روحانی بھوک اور پیاس سے مرنے لگے تھے۔ اُن کے آگے روحانی اعلیٰ درجہ کی غذائیں اور شیریں شربت رکھ دئے اُن کو وحشیانہ حالت سے انسان بنایا۔ پھر معمولی انسان سے مہذب انسان بنایا۔ پھر مہذب انسان سے کامل انسان بنایا۔ اور اس قدر ان کے لئے نشان ظاہر کئے کہ اُن کو خدا دکھلا دیا۔ اور ان میں ایسی تبدیلی پیدا کر دی کہ انھوں نے فرشتوں سے ہاتھ جا ملائے۔ یہ تاثیر کسی اور نبی سے اپنی امت کی نسبت ظہور میں نہ آئی۔ کیوں کے اُن کے صحبت یاب ناقص رہے۔

پس میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے (ہزار ہزار درود و سلام اُس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا۔ اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں[1]۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے۔ اُس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا اس نے خدا سے انتہائی درجہ محبّت کی۔ (حقیقۃ الوحی صـ ۱۱۴)

---

[1] یہ عجب بات ہے کہ دنیا ختم ہونے کو ہے مگر اس کامل نبی کے فیضان کی شعاعیں اب تک ختم نہیں ہوئیں۔ اگر خدا کا کلام قرآن شریف مانع نہ ہوتا تو فقط یہی نبی تھا جس کی نسبت ہم کہہ سکتے تھے کہ وہ ابتک مع جسم عنصری زندہ آسمان پر موجود ہے۔ کیونکہ ہم اُس کی زندگی کے صریح آثار پاتے ہیں۔ اس کا دین زندہ ہے۔ اُس کی پیروی کرنیوالا زندہ ہو جاتا ہے۔ اور اس کے ذریعہ سے زندہ خدا مل جاتا ہے۔ ہم نے دیکھ لیا ہے کہ خدا اس سے اور اُس کے دین سے اور اُس کے مُحبّ سے محبت کرتا ہے۔ اور یاد رہے کہ درحقیقت وہ زندہ ہے اور آسمان پر سب سے اُس کا مقام برتر ہے لیکن یہ جسم عنصری جو فانی ہے یہ نہیں ہے بلکہ ایک اور نورانی جسم کے ساتھ جو لازوال ہے اپنے خدائے مقتدر کے پاس آسمان پر ہے۔

منہ

## "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور پیروی انسان کو خدا کا پیارا بنا دیتی ہے"

"اللہ تعالیٰ نے اپنا کسی کے ساتھ پیار کرنا اس بات سے مشروط کیا ہے کہ ایسا شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرے۔ چنانچہ میرا یہ ذاتی تجربہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچے دل سے پیروی کرنا اور آپ سے محبت رکھنا انجام کار انسان کو خدا کا پیارا بنا دیتا ہے اس طرح پر کہ خود اُس کے دل میں محبت الہٰی کی ایک سوزش پیدا کر دیتا ہے۔ تب ایسا شخص ہر ایک چیز سے دل برداشتہ ہو کر خدا کی طرف جھک جاتا ہے اور اس کا اُنس و شوق صرف خدا تعالیٰ سے باقی رہ جاتا ہے۔ تب محبت الہٰی کی ایک خاص تجلّی اُس پر پڑتی ہے اور اس کو ایک پورا رنگ عشق اور محبت کا دے کر قوی جذبے کے ساتھ اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ تب جذباتِ نفسانیہ پر وہ غالب آجاتا ہے اور اُس کی تائید اور نصرت میں ہر ایک پہلو سے خدا تعالیٰ کے خارق عادت افعال نشانوں کے رنگ میں ظاہر ہوتے ہیں"۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۵)

## آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا افاضۂ رُوحانی

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اسلام ایسے بدیہی طور پر سچا ہے کہ

اگر تمام کفارِ روئے زمین دعا کرنے کے لئے ایک طرف کھڑے ہوں
اور ایک طرف صرف میں اکیلا اپنے خدا کی جناب میں کسی امر کے لئے
رُجوع کروں تو خدا میری ہی تائید کرے گا۔ مگر نہ اس لئے کہ سب
میں ہی بہتر ہوں بلکہ اس لئے کہ میں اُس کے رسول پر دلی صدق سے
ایمان لایا ہوں اور جانتا ہوں کہ تمام نبوتیں اس پر ختم ہیں۔ اور
اس کی شریعت خاتم الشرائع ہے مگر ایک قسم کی نبوت ختم نہیں یعنی
وہ نبوت جو اُس کی کامل پیروی سے ملتی ہے اور جو اُس کے چراغ
میں سے نور لیتی ہے وہ ختم نہیں کیونکہ وہ محمدی نبوت ہے۔ یعنی
اس کا ظل ہے اور اس کے ذریعہ سے ہے اور اس کا مظہر ہے
اور اسی سے فیضیاب ہے۔ خدا اس شخص کا دشمن ہے جو قرآن شریف
کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہے۔ اور محمدی شریعت کے خلاف
چلتا ہے اور اپنی شریعت چلانا چاہتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی پیروی نہیں کرتا بلکہ آپ کچھ بننا چاہتا ہے۔ مگر خدا اس
شخص سے پیار کرتا ہے جو اس کی کتاب قرآن شریف کو اپنا دستور العمل
قرار دیتا ہے اور اُس کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو درحقیقت
خاتم الانبیاء سمجھتا ہے اور اُس کے فیض کا اپنے تئیں محتاج جانتا
ہے۔ پس ایسا شخص خدا تعالیٰ کی جناب میں پیارا ہو جاتا ہے۔
اور خدا کا پیار یہ ہے کہ اُس کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور اُس کو اپنے
مکالمہ مخاطبہ سے مشرف کرتا ہے۔ اور اس کی حمایت میں اپنے نشان

ظاہر کرتا ہے۔ اور جب اس کی پیروی کمال کو پہنچتی ہے تو ایک ظلّی نبوت اس کو عطا کرتا ہے جو نبوّت محمدیّہ کا ظلّ ہے۔ یہ اس لئے کہ تا اِسلام ایسے لوگوں کے وجود سے تازہ رہے اور تا اسلام ہمیشہ مخالفوں پر غالب رہے۔ نادان آدمی جو دراصل دشمنِ دین ہے اِس بات کو نہیں چاہتا کہ اسلام میں سلسلہ مکالمات مخاطبات الٰہیہ کا جاری رہے بلکہ وہ چاہتا ہے کہ اسلام بھی اور مُردہ مذہبوں کی طرح ایک مُردہ مذہب ہو جائے مگر خدا نہیں چاہتا۔" (چشمہ معرفت صفحہ ۳۲۴ و ۳۲۵)

## نبوّت محمدیّہ کی ذاتی فیض رسانی

"تمام نبوّتیں اور تمام کتابیں جو پہلے گزر چکیں اُن کی الگ طور پر پیروی کی حاجت نہیں رہی۔ کیونکہ نبوّت محمدّیہ ان سب پر مشتمل اور حاوی ہے۔ اور بجز اس کے سب راہیں بند ہیں۔ تمام سچائیاں جو خدا تک پہنچاتی ہیں اس کے اندر ہیں نہ اس کے بعد کوئی نئی سچائی آئے گی اور نہ اس سے پہلے کوئی ایسی سچائی تھی جو اس میں موجود نہیں اس لئے اِس نبوّت پر تمام نبوّتوں کا خاتمہ ہے اور ہونا چاہئے تھا۔ کیونکہ جس چیز کے لئے ایک آغاز ہے اس کے لئے ایک انجام بھی ہے۔ لیکن یہ نبوت محمدّیہ اپنی ذاتی فیض رسانی سے قاصر نہیں بلکہ سب نبوتوں سے زیادہ اس میں فیض ہے۔ اس نبوت کی پیروی خدا تک بہت سہل طریق سے پہنچا دیتی ہے۔ اس کی پیروی سے خدا تعالےٰ

کی محبت اور اس کے مکالمہ مخاطبہ کا اس سے بڑھ کر انعام مل سکتا ہے۔ جو پہلے ملتا تھا۔ مگر اس کا کامل پیرو صرف نبی نہیں کہلا سکتا کیونکہ نبوت کاملہ تامہ محمدیہ کی اس میں ہتک ہے۔ ہاں اُمتی اور نبی دونوں لفظ اجتماعی حالت میں اس پر صادق آسکتے ہیں۔ کیونکہ اس میں نبوت تامہ کاملہ محمدیہ کی ہتک نہیں بلکہ اس نبوت کی چمک اس فیضان سے زیادہ تر ظاہر ہوتی ہے[1]

اور جب کہ وہ مکالمہ مخاطبہ اپنی کیفیت اور کمیت کی رو سے کمال درجہ تک پہنچ جائے اور اس میں کوئی کثافت اور کمی باقی نہ ہو اور کھلے طور پر امور غیبیہ پر مشتمل ہو۔ تو وہی دوسرے لفظوں میں نبوت کے نام سے موسوم ہوتا ہے۔ جس پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے۔

پس یہ ممکن نہ تھا کہ وہ قوم جس کے لئے فرمایا گیا تھا کہ کنتم خیر اُمّةٍ اخرجت للنّاس اور جن کے لیئے یہ دعا سکھائی گئی کہ اِھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم ان کے تمام افراد اس مرتبہ عالیہ سے محروم رہتے

---

[1] باوجود اس کے یہ خوب یاد رکھنا چاہئے کہ نبوّت تشریعی کا دروازہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بالکل مسدود ہے اور قرآن مجید کے بعد اور کوئی کتاب نہیں جو نئے احکام سکھائے یا قرآن شریف کا حکم منسوخ کرے یا اس کی پیروی معطل کرے بلکہ اس کا عمل قیامت تک ہے ۔ منہ

اور کوئی ایک فرد بھی اس مرتبہ کو نہ پاتا اور ایسی صورت میں صرف یہی خرابی نہیں تھی کہ امت محمدیہ ناتمام رہتی اور سب کے سب اندھوں کی طرح رہتے بلکہ یہ نقص بھی تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ فیضان پر داغ لگتا تھا اور آپ کی قوت قدسیہ ناقص ٹھہرتی تھی۔ اور ساتھ اس کے وہ دعا جس کا پانچ وقت نماز میں پڑھنا تعلیم کیا گیا تھا۔ اس کا سکھلانا بھی عبث ٹھہرتا تھا مگر اس کے دوسری طرف یہ خرابی بھی تھی کہ اگر یہ کمال کسی فرد امت کو براہ راست بغیر پیروی نور نبوت محمدیہ کے مل سکتا تو ختم نبوت کے معنے باطل ہوتے تھے۔

پس ان دونوں خرابیوں سے محفوظ رکھنے کیلئے خدا تعالیٰ نے مکالمہ مخاطبہ کاملہ تامہ مطہرہ مقدسہ کا شرف ایسے بعض افراد کو عطا کیا جو فنا فی الرسولؐ کی حالت تک اتم درجہ تک پہنچ گئے اور کوئی حجاب درمیان نہ رہا۔ اور اُمتی ہونے کا مفہوم اور پیروی کے معنے اتم اور اکمل درجہ پر ان میں پائے گئے۔ ایسے طور پر کہ ان کا وجود اپنا وجود نہ رہا۔ بلکہ ان کی محویت کے آئینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود منعکس ہو گیا۔ اور دوسری طرف اتم اور اکمل طور پر مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ نبیوں کی طرح ان کو نصیب ہوا۔

پس اس طرح پر بعض افراد نے باوجود اُمتی ہونے کے

نبی ہونے کا خطاب پایا۔ کیونکہ ایسی صورت کی نبوّت، نبوّت محمدیہ سے الگ نہیں بلکہ اگر غور سے دیکھو تو خود وہ نبوّت محمدیہ ہی ہے جو ایک پیرایہ جدید میں جلوہ گر ہوئی۔" (رسالہ الوصیّت ص ۱۲ و ۱۳)

## آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رُوحانی توجہ نبی تراش ہے

"اللہ جلشانہٗ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحبِ خاتم بنایا یعنی آپؐ کو افاضۂ کمال کے لئے مُہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپؐ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا۔ یعنی آپؐ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپؐ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔ اور یہ قوّتِ قُدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔ یہی معنی اس حدیث کے ہیں کہ علماء اُمّتی کانبیاء بنی اسرائیل یعنی میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہونگے اور بنی اسرائیل میں اگرچہ بہت نبی آئے مگر ان کی نبوّت موسےٰؑ کی پیروی کا نتیجہ نہ تھا بلکہ وہ نبوتیں براہ راست خدا کی ایک موہبت تھیں۔ حضرت موسیٰؑ کی پیروی کا اس میں ایک ذرہ کچھ دخل نہ تھا۔" (حقیقۃ الوحی ص ۹۷ حاشیہ)

## آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوّت کا فیضان

"مسلمانوں میں سے سخت نادان اور بدقسمت وہ لوگ ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ابدی فیض سے ایسا اپنے تئیں محروم

جانتے ہیں کہ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نعوذ باللہ زندہ چراغ نہیں ہیں بلکہ مُردہ چراغ ہیں۔ جن کے ذریعہ سے دوسرا چراغ روشن نہیں ہوسکتا۔ وہ اقرار رکھتے ہیں کہ موسیٰ نبی زندہ چراغ تھا جس کی پیروی سے صدہا نبی چراغ ہو گئے۔ اور مسیح اس کی پیروی تیس۳۰ برس تک کرکے اور توریت کے احکام کو بجالا کر اور موسےؑ کی شریعت کا جُوا اپنی گردن پر لیکر نبوت کے انعام سے مشرف ہوا۔ مگر ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کسی کو کوئی روحانی انعام عطا نہ کرسکی۔ بلکہ ایک طرف تو آپؐ حسب آیت ما کان محمدؐ ابا احد من رجالکم اولاد نرینہ سے جو ایک جسمانی یادگار تھی محروم رہے اور دوسری طرف روحانی اولاد بھی آپؐ کو نصیب نہ ہوئی جو آپؐ کے روحانی کمالات کی وارث ہوتی۔ اور خدا تعالےٰ کا یہ قول ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیّن بے معنی رہا۔

ظاہر ہے کہ زبان عرب میں لکن کا لفظ استدراک کے لئے آتا ہے یعنی جو امر حاصل نہیں ہوسکا اُس کے حصول کی دوسرے پیرایہ میں خبر دیتا ہے جس کی رُو سے اس آیت کے یہ معنے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمانی نرینہ اولاد کوئی نہیں تھی مگر روحانی طور پر آپؐ کی اولاد بہت ہوگی۔ اور آپؐ نبیوں کے لئے مُہر ٹھہرائے گئے ہیں۔ یعنے آئندہ کوئی نبوت کا کمال بجز آپؐ کی پیروی کی مُہر کے کسی کو حاصل نہیں ہوگا غرض اِس آیت کے یہ معنے تھے جن کو اُلٹا کر نبوت کے آئندہ فیض سے انکار کر دیا گیا۔ حالانکہ اس انکار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کی سراسر مذمت اور منقصت ہے۔ کیونکہ نبی کا کمال یہ ہے کہ وہ دوسرے شخص کو ظلّی طور پر نبوّت کے کمالات سے متمتع کر دے۔ اور روحانی امور میں اس کی پوری پرورش کر کے دکھلا دے۔ اسی پرورش کی غرض سے نبی آتے ہیں۔ اور ماں کی طرح حق کے طالبوں کو گود میں لے کر خداشناسی کا دودھ پلاتے ہیں۔ پس اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہ دودھ نہیں تھا۔ تو نعوذ باللہ آپؐ کی نبوّت ثابت نہیں ہو سکتی مگر خدا تعالیٰ نے تو قرآن شریف میں آپؐ کا نام سراج منیر رکھا ہے۔ جو دوسروں کو روشن کرتا ہے۔ اور اپنی روشنی کا اثر ڈالکر دوسروں کو اپنی مانند بنا دیتا ہے۔ اور اگر نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں فیض روحانی نہیں تو پھر دنیا میں آپؐ کا مبعوث ہونا ہی عبث ہوا۔ اور دوسری طرف خدا تعالیٰ بھی دہوکا دینے والا ٹھہرا۔ جس نے دعا تو یہ سکھلائی کہ تم تمام نبیوں کے کمالات طلب کرو۔ مگر دل میں ہرگز ارادہ نہیں تھا کہ یہ کمالات دئے جائیں بلکہ یہ ارادہ تھا کہ ہمیشہ کے لئے اندھا رکھا جائے گا۔

لیکن اے مسلمانو! ہشیار ہو جاؤ کہ ایسا خیال سراسر جہالت اور نادانی ہے۔ اگر اسلام ایسا ہی مُردہ مذہب ہے تو کس قوم کو تم اس کی طرف دعوت کر سکتے ہو۔ کیا اس مذہب کی لاش جاپان لے جاؤ گے۔ یا یورپ کے سامنے پیش کرو گے اور ایسا کون بیوقوف ہے۔ جو ایسے مُردہ مذہب پر عاشق ہو جائے گا۔ جو بمقابلہ گذشتہ

مذہبوں کے ہر ایک برکت اور روحانیت سے بے نصیب ہے۔
گذشتہ مذہبوں میں عورتوں کو بھی الہام ہوا جیسا کہ موسیٰؑ کی ماں اور مریمؑ کو۔ مگر تم مرد ہو کر ان عورتوں کے برابر بھی نہیں بلکہ اے نادانو!! اور آنکھوں کے اندھو!!! ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ہمارے سیّد و مولیٰ (اس پر ہزارہا سلام) اپنے افاضہ کے رُو سے تمام انبیاء سے سبقت لے گئے ہیں۔ کیونکہ گذشتہ نبیوں کا افاضہ ایک حد تک آکر ختم ہو گیا۔ اور اب وہ قومیں اور وہ مذہب مُردے ہیں۔ کوئی اُن میں زندگی نہیں۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا روحانی فیضان قیامت تک جاری ہے۔" (چشمہ مسیحی صفحہ ۲۲ تا صفحہ ۲۵)

## آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بے حد فیضانات اور احسانات

"خدا وہی خدا ہے جس نے قرآن کو نازل کیا اور جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا۔ جس کے مدارج اور مراتب سے دنیا بے خبر ہے یعنی سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ یہ عجیب ظلم ہے کہ جاہل اور نادان لوگ کہتے ہیں کہ عیسیٰ آسمان پر زندہ ہے۔ حالانکہ زندہ ہونے کے علامات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں پاتا ہوں۔ وہ خدا جس کو دنیا نہیں جانتی ہم نے اس خدا کو اس کے نبیؐ کے ذریعہ سے دیکھ لیا اور وہ وحی الٰہی کا دروازہ جو دوسری قوموں پر بند ہے ہمارے پر محض اسی نبیؐ کی برکت سے کھولا گیا اور وہ معجزات جو غیر قومیں صرف

قصوں اور کہانیوں کے طور پر بیان کرتی ہیں ہم نے اُس نبیؐ کے ذریعہ سے وہ معجزات بھی دیکھ لئے اور ہم نے اُس نبی کا وہ مرتبہ پایا جس کے آگے کوئی مرتبہ نہیں۔ مگر تعجب کہ دنیا اس سے بیخبر ہے خدا تو تمہیں یہ ترغیب دیتا ہے۔ کہ تم اس رسولؐ کی کامل پیروی کی برکت سے تمام رسولوں کے متفرق کمالات اپنے اندر جمع کر سکتے ہو۔" (چشمہ مسیحی صـ۲۳ تا صـ۲۵)

## ہر ایک فیضان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی پر موقوف ہے

"ہمارا یہ ایمان ہے کہ آخری کتاب اور آخری شریعت قرآن ہے اور بعد اس کے قیامت تک ان معنوں سے کوئی نبی نہیں ہے جو صاحب شریعت ہو یا بلاواسطہ متابعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وحی پا سکتا ہو۔ بلکہ قیامت تک یہ دروازہ بند ہے۔ اور متابعت نبوی سے نعمت وحی حاصل کرنے کے لئے قیامت تک دروازے کھُلے ہیں۔ وہ وحی جو اتباع کا نتیجہ ہے کبھی منقطع نہیں ہو گی۔ مگر نبوت شریعت والی یا نبوّت مستقلہ منقطع ہو چکی ہے۔ ولا سبیل الیھا الیٰ یوم القیامۃ ومن قال انی لست من امۃ محمّد صلی اللہ علیہ وسلم وادعی انہ نبی صاحب الشریعتہ او من دون الشریعۃ ولیس من الامّۃ فمثلہ کمثل رجل غمرہ السیل لمنھمر فالقاہ وراءہ ولم یغادر حتی مات اس کی تفصیل یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے جس جگہ یہ وعدہ

فرمایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ اس جگہ یہ اشارہ بھی فرمادیا کہ آنجناب اپنی روحانیت کی رُو سے ان صلحا کے حق میں باپ کے حکم میں ہیں۔ جن کی بذریعہ متابعت تکمیل نفوس کیجاتی ہے۔ اور وحی الٰہی اور شرف مکالمات کا ان کو بخشا جاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ جلشانہ قرآن شریف میں فرماتا ہے ما کان محمّد ابا احد من رجالکم ولٰکن رسول اللہ وخاتم النبیّین یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کا باپ نہیں ہے مگر وہ رسول اللہ اور خاتم الانبیاء ہے۔

اب ظاہر ہے کہ لٰکن کا لفظ زبان عرب میں استدراک کیلئے آتا ہے یعنی تدارک مافات کے لئے۔ سو اس آیت کے پہلے حصّہ میں جو امر فوت شدہ قرار دیا گیا تھا یعنی جس کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے نفی کی گئی تھی وہ جسمانی طور سے کسی مرد کا باپ ہونا تھا۔ سو لٰکن کے لفظ کے ساتھ ایسے فوت شدہ امر کا اس طرح تدارک کیا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء ٹھہرایا گیا جس کے یہ معنے ہیں کہ آپؐ کے بعد براہ راست فیوض نبوّت منقطع ہو گئے۔ اور اب کمالِ نبوّت صرف اسی شخص کو ملے گا۔ جو اپنے اعمال پر اتباع نبوی کی مُہر رکھتا ہو گا۔ اور اس طرح پر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا اور آپؐ کا وارث ہو گا۔ غرض اس آیت میں ایک طور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے باپ ہونے کی نفی کی گئی اور دوسرے طور سے باپ ہونیکا اثبات بھی کیا گیا تا وہ اعتراض جس کا ذکر آیت اِنّ شانئک

ہوا لاحق ہوتا بتر میں ہے۔ دُور کیا جائے۔ ماحصل اس آیت کا یہ ہوا کہ نبوت گو بغیر شریعت ہو اس طرح پر تو منقطع ہے کہ کوئی شخص براہ راست مقام نبوت حاصل کر سکے لیکن اس طرح پر ممتنع نہیں کہ وہ نبوت چراغ نبوت محمدیہ سے مکتسب اور مستفاض ہو یعنی ایسا صاحب کمال ایک جہت سے تو امتی ہو اور دوسری جہت سے بوجہ اکتساب انوار محمدیہ نبوت کے کمالات بھی اپنے اندر رکھتا ہو۔ اور اگر اس طور سے بھی تکمیل نفوس مستعدہ امت کی نفی کی جائے تو اس سے نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں طور سے ابتر ٹھہرتے ہیں۔ نہ جسمانی طور پر کوئی فرزند نہ روحانی طور پر کوئی فرزند اور معترض سچا ٹھہرتا ہے جو آنحضرت صلعم کا نام ابتر رکھتا ہے"۔ (ریویو بر مباحثہ صفحہ ۷)

## آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کریمہ کی عظمت

حضرت موسےٰؑ بردباری اور حلم میں بنی اسرائیل کے تمام نبیوں سے سبقت لے گئے تھے۔ اور بنی اسرائیل میں نہ مسیح اور نہ کوئی دوسرا نبی ایسا ہوا۔ جو حضرت موسیٰؑ کے مرتبہ عالیہ تک پہنچ سکے توریت سے ثابت ہے جو حضرت موسیٰ رفق اور حلم اور اخلاق فاضلہ میں سب بنی اسرائیلی نبیوں سے بہتر اور فائق تھے۔ جیسا کہ گنتی باب دوازدہم آیت سوم توریت میں لکھا ہے کہ موسیٰؑ سارے لوگوں سے جو روئے زمین پر تھے زیادہ بردبار تھا۔ سو خدا نے توریت میں موسیٰ کی بردباری کی ایسی تعریف کی

جو بنی اسرائیل کے تمام نبیوں میں سے کسی کی تعریف میں یہ کلمات بیان نہیں فرمائے۔

ہاں جو اخلاق فاضلہ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن شریف میں ذکر ہے۔ وہ حضرت موسےٰ سے ہزارہا درجہ بڑھ کر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمادیا ہے کہ حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم تمام اُن اخلاق فاضلہ کا جامع ہے جو نبیوں میں متفرق طور پر پائے جاتے تھے۔ اور نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں فرمایا ہے۔ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ تو خُلق عظیم پر ہے۔ اور عظیم کے لفظ کے ساتھ جس چیز کی تعریف کی جائے وہ عرب کے محاورہ میں اُس چیز کی انتہائے کمال کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔ مثلاً اگر یہ کہا جائے کہ یہ درخت عظیم ہے تو اس سے یہ مطلب ہو گا کہ جہاں تک درختوں کے لئے طول و عرض اور تناوری ممکن ہے۔ وہ سب اس درخت میں حاصل ہے۔ ایسا ہی اس آیت کا مفہوم ہے کہ جہاں تک اخلاقِ فاضلہ و شمائل حسنہ نفسِ انسانی کو حاصل ہو سکتے ہیں وہ تمام اخلاقِ کاملہ تامئہ نفس محمدی میں موجود ہیں۔ سو یہ تعریف ایسی اعلیٰ درجہ کی ہے جس سے بڑھ کر ممکن نہیں۔ اور اس کی طرف اشارہ ہے جو دوسری جگہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں فرمایا وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا۔ یعنے تیرے پر خدا کا سب سے زیادہ فضل ہے اور کوئی نبی تیرے مرتبے تک نہیں پہنچ سکتا۔ یہی تعریف بطور پیشگوئی

زبور باب ۴۵ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں موجود ہے جیسا کہ فرمایا کہ خدا نے جو تیرا خدا ہے خوشی کے روغن سے تیرے مصاحبوں سے زیادہ تجھے معطر کیا۔" (براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۰۰ حاشیہ در حاشیہ ۳)

## جو نور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا وہ اور کسی کو نہیں ملا

"وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو وہ ملائک میں نہیں تھا۔ نجوم میں نہیں تھا۔ قمر میں نہیں تھا۔ آفتاب میں بھی نہیں تھا۔ وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا۔ صرف انسان میں تھا یعنی انسان کامل میں۔ جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سید و مولیٰ سید الانبیاء سید الاحیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ سو وہ نور اس انسان کو دیا گیا۔ اور حسب مراتب اس کے تمام ہمرنگوں کو بھی یعنی ان لوگوں کو بھی جو کسی قدر وہی رنگ رکھتے ہیں اور یہ شان اعلیٰ اور اکمل اور اتم طور پر ہمارے سید ہمارے مولیٰ ہمارے ہادی نبی اُمّی صادق مصدق محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی تھی۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۱۶۰)

# نُبذۃ مِنَ القصائدِ فی مدحِ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے حضرت سیّد الاولین والآخرین خاتم النبیّین صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں بیسیوں اشعار پر مشتمل لمبے لمبے عربی قصائد اپنی مختلف تصانیف میں درج فرمائے ہیں۔ اس کتابچہ میں سب کی گنجائش نہ ہونے کے باعث بطور نمونہ ان میں سے چند اشعار درج کئے جاتے ہیں جو طالب حق اور منصف مزاج خداترس انسان کے لئے صحیح فیصلہ تک پہنچنے میں ممد ہو سکتے ہیں۔ وَانّما الاعمال بالنّیات۔ حضورؑ فرماتے ہیں۔

یَا عَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ وَالْعِرْفَانِ

اے خدا کے فیض اور عرفان کے چشمے

یَسْعٰی اِلَیْکَ الْخَلْقُ کَالظَّمْاٰنِ

لوگ تیری طرف پیاسے کی طرح دوڑے آتے ہیں

یَا بَحْرَ فَضْلِ الْمُنْعِمِ الْمَنَّانِ

اے منعم و منّان کے فضل کے سمندر

تَھْوِیْ اِلَیْکَ الزُّمْرُ بِالْکِیْزَانِ

لوگ کوزے لئے تیری طرف بھاگے آرہے ہیں

یَا شَمْسَ مُلْکِ الْحُسْنِ وَالْاِحْسَانِ

اے حسن و احسان کے ملک کے آفتاب

نَوَّرتَ وَجہَ البَرِّ وَالعُمرَانِ

تو نے ویرانوں اور آبادیوں کا چہرہ روشن کر دیا

قَومٌ رَأَوكَ وَ اُمَّۃٌ قَد اُخبِرَت

ایک قوم نے تجھے آنکھ سے دیکھا اور ایک قوم نے

مِن ذٰلِکَ البَدرِ الَّذِی اَصبَانِی

اس بدر کی خبریں سُنیں جس نے مجھے اپنا دیوانہ بنایا ہے

یَا لَلفَتٰی مَا حُسنُہٗ وَجَمَالُہٗ

واہ کیا ہی خوش شکل اور خوبصورت جوان ہے

رَیَّاہُ یُصبِی القَلبَ کَالرَّیحَانِ

جس کی خوشبو دل کو ریحان کی طرح شیفتہ کر لیتی ہے

وَجہُ المُہَیمِنِ ظَاہِرٌ فِی وَجہِہٖ

اس کے چہرہ سے خدا کا چہرہ نظر آتا ہے

وَشُئُونُہٗ لَمَعَت بِہٰذَا الشَّانِ

اور اس کی شان سے خدا کی شان نمایاں ہو گئی ہے

فَلِذَا یُحَبُّ وَ یُستَحَقُّ جَمَالُہٗ

اسی لئے وہ محبوب ہے اور اس کا جمال اس لائق ہے کہ تمام

شَغَفًا بِہٖ مِن زُمرَۃِ الاَخدَانِ

دوستوں کو چھوڑ کر اسی کے جمال سے دلبستگی پیدا کی جائے

سَمْحٌ کَرِیْمٌ بَاذِلٌ خِلُّ التُّقٰی

خوش خو کریم سخی عاشق تقویٰ

خِرْقٌ وَفَاقَ طَوَائِفَ الْفِتْیَانِ

کریم الطبع اور تمام اسخیاء سے بڑھ کر سخی

فَاقَ الْوَرٰی بِکَمَالِهٖ وَجَمَالِهٖ

اپنے کمال اور جمال اور جلال اور تازگیٔ دل کے

وَجَلَالِهٖ وَجَنَانِهِ الرَّیَّانِ

سبب سے تمام مخلوق سے بڑھا ہوا ہے

لَا شَکَّ اَنَّ مُحَمَّدًا خَیْرُ الْوَرٰی

بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم خیر الوریٰ

رِیْقُ الْکِرَامِ وَنُخْبَةُ الْاَعْیَانِ

برگزیدہ کرام اور چنیدۂ اعیان ہیں

تَمَّتْ عَلَیْهِ صِفَاتُ کُلِّ مَزِیَّةٍ

ہر قسم کی فضیلت کی صفات آپؐ کے وجود میں

اپنے کمال کو پہنچی ہوئی ہیں۔

خُتِمَتْ بِهٖ نُعَمَاءُ کُلِّ زَمَانٍ

اور ہر زمانہ کی نعمتیں آپؐ کی ذات پر ختم ہیں

وَاللّٰهِ اِنَّ مُحَمَّدًا کَرِدَافَةٍ

اللہ کی قسم آنحضرتؐ شاہی دربار کے سب سے اعلیٰ افسر کی طرح ہیں

وَبِهِ الْوُصُولُ بِسُدَّةِ السُّلْطَانِ

اور آپ ہی کے ذریعہ سے دربار سلطانی میں رسائی ہو سکتی ہے

یَارَبِّ صَلِّ عَلٰی نَبِیِّكَ دَائِمًا

اے میرے رب اپنے اس نبی پر ہمیشہ درود بھیج

فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا وَ بَعْثٍ ثَانِیْ

اس دنیا میں بھی اور دوسرے بعث میں بھی

یَا سَیِّدِیْ قَدْ جِئْتُ بَابَكَ لَاهِفًا

میرے آقا میں سخت غمزدہ ہو کر تیرے دروازہ پر آیا ہوں

وَالْقَوْمُ بِالْاِکْفَارِ قَدْ اٰذَانِیْ

اور قوم نے مجھے کافر کہہ کر ستایا ہے

لِلّٰهِ دَرُّكَ یَا اِمَامَ الْعَالَمِ

آفرین تجھے اے امامِ جہاں

اَنْتَ السَّبُوْقُ وَ سَیِّدُ الشُّجْعَانِ

تو سب سے بڑھا ہوا اور شجاعوں کا سردار ہے

اُنْظُرْ اِلَیَّ بِرَحْمَةٍ وَ تَحَنُّنٍ

مجھ پر رحم اور محبت کی نظر کر!

یَا سَیِّدِیْ اَنَا اَحْقَرُ الْغِلْمَانِ

اے میرے آقا میں تیرا ایک ناچیز غلام ہوں

یَا حِبِّ اِنَّکَ قَدْ دَخَلْتَ مَحَبَّۃً

اے میرے پیارے تیری محبت میری جان

فِیْ مُھْجَتِیْ وَ مَدَارِکِیْ وَجَنَانِیْ

میرے سر اور دماغ میں رچ گئی ہے

مِنْ ذِکْرِ وَجْھِکَ یَاحَدِیْقَۃَ بَھْجَتِیْ

تیرے منہ کی یاد سے اے میرے خوشی کے باغ

لَمْ اَخْلُ فِیْ لَحْظٍ وَّلَا فِیْ اٰنٖ!

میں کبھی ایک لحظہ بھی خالی نہیں رہتا

جِسْمِیْ یَطِیْرُ اِلَیْکَ مِنْ شَوْقٍ عَلَا

میرا جسم شوق غالب کے سبب سے تیری طرف اڑا چلا جاتا ہے

یَا لَیْتَ کَانَتْ قُوَّۃُ الطَّیَرَانٖ!

اے کاش مجھ میں اُڑنے کی قوت ہوتی!

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۹۲)

(۲)

وَصَلْنَا اِلَی الْمَوْلٰی بِھَدْیِ نَبِیِّنَا

ہم اپنے نبی کی ہدایت سے مولیٰ تک پہنچے ہیں

فَدَعْ مَا یَقُوْلُ الْکَافِرُ الْمُتَنَصِّرُ

پس جو کچھ کافر نصرانی کہتا ہے سب چھوڑ دے

لَہٗ رُتْبَۃٌ فِی الْاَنْبِیَاءِ رَفِیْعَۃٌ

نبیوں میں اُس کی شان برتر ہے!

فَطُوبیٰ لِقَوْمٍ طَاوَعُوْهُ وَخُیِّرُوْا

خوشی ہو ان لوگوں کیلیے کہ جنہوں نے اسکی اطاعت کی اور برگزیدہ ہو گئے

فِدًی لَّكَ رُوْحِیْ یَا حَبِیْبِیْ وَسَیِّدِیْ

اے میرے حبیب اور سردار تجھ پر میری جان قربان ہو

فِدًی لَّكَ رُوْحِیْ اَنْتَ وَرْدٌ مُّنَضَّرٗ

میری روح تجھ پر قربان ہو تو تر وتازہ گل سرخ ہے

وَمَا اَنْتَ اِلَّا نَائِبُ اللّٰهِ فِی الْوَرٰی

اور تو مخلوق میں خدا کا نائب ہے

وَاَعْطَاكَ رَبُّكَ هٰذِهٖ ثُمَّ کَوْثَرٗ

خدا نے تجھ کو ہر مقام بھی دیا ہے اور کوثر بھی

وَیَعْجِزُ عَنْ تَحْمِیْدِ حُسْنِكَ مُؤْمِنٌ

اور عالی مومن بھی تیرے حُسن کی تحمید سے عاجز رہتا ہے

فَکَیْفَ مُحَمِّدُكَ الَّذِیْ هُوَ یُکْفَرُ

پس جو تیرے پے در پے احسانوں کا شکر گزار اور نشانہ تکفیر ہے وہ کیونکر بجالا سکتا ہے

(کرامات الصادقین ص ۳۴)

(۳)

وَفِیْ مُهْجَتِیْ فَوْرٌ وَّجَیْشٌ لِاَمْدَحَا

اور میرے دل میں جوش اور ولولہ ہے کہ مدح کروں

سُلَالَةَ اَنْوَارِ الْکَرِیْمِ مُحَمَّدَا

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جو خدا کے انوار کا خلاصہ ہے

كَرِيمُ السَّجَايَا اَكْمَلُ الْعِلْمِ وَالنُّهٰى

کریم ہے اور علم و عقل میں کامل تر ہے

شَفِيعُ الْبَرَايَا مَنْبَعُ الْفَضْلِ وَالْهُدٰى

مخلوق کا شافع اور فضل و ہدایت کا چشمہ ہے

بَشِيرٌ نَذِيرٌ اٰمِرٌ مَانِعٌ مَعًا

بشیر ہے نذیر ہے حکم دینے والا نہی کرنیوالا

حَكِيمٌ بِحِكْمَتِهِ الْجَلِيلَةِ يُقْتَدٰى

صاحب حکمت ہے اپنی روشن حکمت سے پیشوا بنا ہے

تَذَكَّرْتُ يَوْمًا اُخْرِجَ سَيِّدِىْ

مجھے وہ دن یاد آیا کہ جس میں میرے سیّد و مولیٰ نکالے گئے تھے

فَفَاضَتْ دُمُوْعُ الْعَيْنِ مِنِّىْ بِمُنْتَدٰى

تو میرے آنکھوں کے آنسو مجلس میں ہی بہنے لگے

اِلَى الْاٰنِ اَنْوَارٌ بِبُرْقَةِ يَثْرِبِ

اب تک مدینہ کی پتھریلی زمین میں ایسے انوار ہیں کہ

نُشَاهِدُ فِيْهَا كُلَّ يَوْمٍ تَجَدُّدًا

ہر روز ہم ان میں جدّت دیکھتے ہیں

وَاَرْسَلَنِىْ رَبِّىْ لِتَائِيْدِ دِيْنِهٖ

اور خدا نے مجھ کو اس کے دین کی تائید کیلئے بھیجا

فَجِئْتُ لِھٰذَا الْقَرْنِ عَبْدًا مُجَدِّدًا
اور میں اس صدی کا مجدّد بن کر آیا
وَوَاللّٰہِ لَوْلَا حُبُّ وَجْہِ مُحَمَّدٍ
خدا کی قسم اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نہ ہوتی
لَمَا کَانَ لِیْ حَوْلٌ لِاَمْدَحَ اَحْمَدًا
تو مجھے طاقت ہی نہ ہوتی کہ احمدؐ کی مدح کرسکتا
فَفِیْ ذَالِکَ اٰیَاتٌ لِکُلِّ مُکَذِّبٍ
پس اس میں تکذیب کرنے والے کے لئے نشان ہیں
حَرِیْصٍ عَلٰی سَبٍّ وَاَلْوٰی کَالْعِدَا
جو بد گوئی پر حریص ہے اور دشمنوں کی طرح سخت جھگڑالو ہے
وَمَوْتِیْ بِسُبْلِ الْمُصْطَفٰی خَیْرُ مِیْتَۃٍ
میری موت مصطفٰےؐ کے راستہ میں اچھی موت ہو گی
فَاِنْ فُرْتُھَا فَاُحْشَرَنْ بِالْمُقْتَدٰی
پس اگر میں اس سے مروں تو اپنے پیشوا کے ساتھ اٹھونگا

(اتمام الحجۃ ضمیمہ)

―― ( ۴ ) ――

مَنْ مُخْبِرٌ عَنْ ذِلَّتِیْ وَمُصِیْبَتِیْ
کون ہے میری ذلّت اور مصیبت کی خبر دینے والا
مَوْلَایَ خَتْمَ الرُّسُلِ اَھْلَ رِبَاءٍ
میرے سردار ختم الرسل کو جو صاحب زیادتِ فضل ہے

یَا طَیِّبَ الْاَخْلَاقِ وَالْاَسْمَاءِ!

اے پاک اخلاق اور پاک ناموں والے

جِئْنَاکَ مَظْلُوْمِیْنَ مِنْ جُھَلَاءِ

ہم جاہلوں کے ظلم سے آپ کی جناب میں فریادی بنکر آئے ہیں

اَنْتَ الَّذِیْ جَمَعَ الْمَحَاسِنَ کُلَّھَا

تو ہی ہے جس میں کل خوبیاں جمع ہیں

اَنْتَ الَّذِیْ قَدْ جَاءَ لِلْاِحْیَاءِ

تو ہی مُردوں کو زندہ کرنے کے لئے مبعوث ہوا ہے

ھٰذَا رَسُوْلٌ قَدْ اَتَیْنَا بَابَهٗ

یہ وہ رسول ہے جس کے دروازہ پر ہم

بِمَحَبَّةٍ وَاِطَاعَةٍ وَرِضَاءِ

محبّت و اطاعت اور رضامندی سے حاضر ہوئے ہیں

یَا لَیْتَ شُقَّ جَنَانِیَ الْمُتَمَوِّجُ!

کاش میرا دل چیرا جاتا جو موجیں مار رہا ہے

لِاُرِیَ الْخَلَائِقَ بَحْرَھَا کَالْمَاءِ

تا میں لوگوں کو پانی کی طرح اس کا دریا دکھلا دیتا

(مشن الرحمان ص ۲۴ ج ۱)

—— (۵) ——

اَنْتَ الَّذِیْ شَغَفَ الْجَنَانَ مَحَبَّةً

تو وہ ہے جسکی محبّت میرے دل کی گہرائی میں بیٹھ گئی ہے

اَنْتَ الَّذِیْ کَالرُّوْحِ فِیْ حَوْبَائِیْ

تو وہ ہے کہ گویا میری جان کی جان ہے

اَنْتَ الَّذِیْ بِوَدَادِہٖ وَبِحُبِّہٖ

تو وہ ہے جس کی برکت اور مہربانی ہے

اُیِّدْتُ بِالْاِلْہَامِ وَالْاِلْقَاءِ

الہام اور القاء الہٰی سے میں نے تائید پائی

ھَیْہَاتَ کَیْفَ نَفِرُّ مِنْکَ کَمُفْسِدٍ

یہ کیونکر ممکن ہے کہ ہم مفسدین کو تجھ سے گریز کریں

رُوْحِیْ فَدَتْکَ بِلَوْعَۃٍ وَّوَفَاءٍ

میری جان عشق اور وفا کی سوزش کے ساتھ تجھ پر قربان ہے (انجام آتھم)

# دُوسرا باب

## ہم نے خدا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے پایا ہے

"اُس قادر اور سچے اور کامل خدا کو ہماری روح اور ہمارا ذرہ ذرہ وجود کا سجدہ کرتا ہے۔ جس کے ہاتھ سے ہر ایک روح اور ہر ایک ذرہ مخلوقات کا مع اپنے تمام قویٰ کے ظہور پذیر ہوا اور جس کے وجود سے ہر ایک وجود قائم ہے۔ اور کوئی چیز نہ اس کے علم سے باہر ہے اور نہ

اس کے تصرف سے نہ اس کے خلق سے۔ اور ہزاروں درود اور سلام
اور رحمتیں اور برکتیں اُس پاک نبی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر
نازل ہوں جس کے ذریعہ سے ہم نے وہ زندہ خدا پایا جو آپ کلام کرکے
اپنی ہستی کا آپ ہمیں نشان دیتا ہے۔ اور آپ فوق العادت نشان
دکھلا کر اپنی قدیم اور کامل طاقتوں اور قوتوں کا چمکنے والا چہرہ دکھاتا
ہے۔ سو ہم نے ایسے رسولؐ کو پایا جس نے خدا کو ہمیں دکھلایا اور ایسے خدا
کو پایا جس نے اپنی کامل طاقت سے ہر ایک چیز کو بنایا اس کی قدرت
کیا ہی عظمت اپنے اندر رکھتی ہے جس کے بغیر کسی چیز نے نقش وجود نہیں
پکڑا۔ اور جس کے سہارے کے بغیر کوئی چیز قائم نہیں رہ سکتی وہی ہمارا
سچا خدا بے شمار برکتوں والا ہے اور بے شمار قدرتوں والا اور بے شمار
حُسن والا اور بے شمار احسان والا اس کے سوا کوئی اور خدا نہیں۔" (نسیم دعوت صفحہ ۱)

## انسانی کمالات کا اپنی زندگی کے ذریعہ سے نمونہ دکھلانے والے صرف آنحضرت ہیں

"مجھے بتلایا گیا ہے کہ تمام دینوں میں سے دین اسلام ہی سچا ہے
مجھے فرمایا گیا ہے کہ تمام ہدایتوں میں سے صرف قرآنی ہدایت ہی صحت
کے کامل درجہ پر اور انسانی ملاوٹوں سے پاک ہے۔ مجھے سمجھایا گیا ہے کہ
تمام رسولوں میں سے کامل تعلیم دینے والا اور اعلیٰ درجہ کی پاک اور
پُرحکمت تعلیم دینے والا اور انسانی کمالات کا اپنی زندگی کے ذریعہ سے اعلیٰ نمونہ
دکھلانے والا صرف حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔" (اربعین علیٰ صفحہ ۳)

# ہمیشہ کی رُوحانی زندگی والا نبیؐ

"اب اس بات کا فیصلہ ہو گیا ہے کہ اس روحانی زندگی کا ثبوت صرف ہمارے نبی علیہ السلام کی ذات بابرکات میں پایا جاتا ہے، خدا کی ہزاروں رحمتیں اس کے شامل حال رہیں۔ افسوس کہ عیسائیوں کو کبھی بھی یہ خیال نہیں آیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روحانی زندگی ثابت کریں۔ اور صرف اُس لمبی عمر پر خوش نہ ہوں جس میں اینٹ اور پتھر بھی شریک ہو سکتے ہیں۔ بے سود ہے وہ زندگی جو نفع رساں نہیں لاحاصل ہے وہ بقا جس میں فیض نہیں۔

دنیا میں صرف دو ہی زندگیں قابل تعریف ہیں :-

(۱) ایک وہ زندگی جو خود خدائے حیّ و قیوم مبدء فیض کی زندگی ہے۔

(۲) دوسری وہ زندگی جو فیض بخش اور خدا نما ہو۔ سو آؤ ہم دکھاتے ہیں کہ وہ زندگی صرف ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہے جس پر ہر ایک زمانہ میں آسمان گواہی دیتا رہا ہے اور اب بھی دیتا ہے اور یاد رکھو کہ جس میں فیاضانہ زندگی نہیں وہ مُردہ ہے نہ زندہ اور میں اُس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کا نام لے کر جھوٹ بولنا سخت بدذاتی ہے کہ خدا نے مجھے میرے بزرگ واجب الاطاعت سیدنا محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی دائمی زندگی اور پورے جلال اور کمال کا یہ ثبوت دیا ہے کہ میں نے اُسؐ کی پیروی سے اور اُسؐ کی محبت سے آسمانی نشانوں کو

اپنے اوپر اُترتے ہوئے اور دل کو یقین کے نُور سے پُر ہوتے ہوئے پایا اور اس قدر نشانِ غیبی دیکھے کہ اُن کھلے کھلے نوروں کے ذریعہ سے میں نے اپنے خدا کو دیکھ لیا ہے۔ ........

اے تمام وہ لوگو جو زمین پر رہتے ہو۔ اور اے تمام وہ روحو جو مشرق اور مغرب میں آباد ہو! میں پورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت دیتا ہوں کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے۔ اور سچا خدا وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمدؐ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جسکی روحانی زندگی اور پاک جلال کا ہمیں یہ ثبوت ملا ہے کہ اُس کی پیروی اور محبت سے ہم رُوح القدس اور خدا کے مکالمہ اور آسمانی نشانوں کے انعام پاتے ہیں۔" (تریاق القلوب صفحہ ۵)

## آنحضرتؐ کی دس روز کی پیروی سے وہ روشنی ملتی ہے جو اس سے پہلے ہزار برس کے مجاہدہ سے نہیں مل سکتی تھی

ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلہ نبوت میں سے اعلیٰ درجہ کا جوانمرد نبی اور زندہ نبی اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں۔ یعنی وہی نبیوں کا سردار رسولوں کا فخر تمام مرسلوں کا سرتاج جس کا نام محمد مصطفےٰ واحمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کے زیر سایہ دس دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے جو پہلے اس سے ہزار برس تک نہیں مل سکتی تھی۔" (سراج منیر صفحہ ۷۲)

# آنحضرتؐ کا ایک عظیم الشان معجزہ

"ایک عظیم الشان معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ہے کہ تمام نبیوں کی وحی منقطع ہو گئی۔ اور معجزات نابود ہو گئے اور اُن کی اُمت خالی اور تہید ست ہے۔ صرف قصے ان لوگوں کے ہاتھ میں رہ گئے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی منقطع نہیں ہوئی۔ اور نہ معجزات منقطع ہوئے بلکہ ہمیشہ بذریعہ کاملین اُمت جو شرف اتباع سے مشرف ہیں ظہور میں آتے ہیں۔ اسی وجہ سے مذہب اسلام ایک زندہ مذہب ہے اور اُس کا خدا زندہ خدا ہے۔ چنانچہ اس زمانہ میں بھی اس شہادت کے پیش کرنے کے لئے یہی بندہ حضرت عزت موجود ہے۔" (چشمہ مسیحی صـ۱۸)

# مجھے جو کچھ ملا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ملا ہے

"میں اسی کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جیسا کہ اُس نے ابراہیم سے مکالمہ مخاطبہ کیا۔ اور پھر اسحٰقؑ سے اور اسمٰعیلؑ سے اور یعقوبؑ سے اور یوسفؑ سے اور موسٰےؑ سے اور مسیح ابن مریمؑ سے اور سب کے بعد ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہم کلام ہوا کہ آپؐ پر سب سے زیادہ روشن اور پاک وحی نازل کی۔ ایسا ہی اُس نے مجھے بھی اپنے مکالمہ مخاطبہ کا شرف بخشا۔ مگر یہ شرف مجھے محض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہوا۔ اگر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت نہ ہوتا۔ اور آپ کی پیروی نہ کرتا تو

اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں کبھی یہ شرف مکالمہ مخاطبہ ہرگز نہ پاتا۔ کیونکہ اب بجز **محمدی نبوت** کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے۔ مگر وہی جو پہلے اُمتی ہو۔ (تجلیات الٰہیہ صـ ۲۴ و صـ ۲۵)

"خداوند کریم نے اسی رسول مقبولؐ کی متابعت اور محبت کی برکت سے اور اپنے پاک کلام کی پیروی کی تاثیر سے اس خاکسار کو اپنے مخاطبات سے خاص کیا ہے۔ اور علومِ لدنیہ سے سرفراز فرمایا ہے۔ اور بہت سے اسرار مخفیہ سے اطلاع بخشی ہے۔ اور بہت سے حقائق و معارف سے اس ناچیز کے سینہ کو پُر کر دیا ہے۔ بارہا تبلا دیا ہے کہ یہ سب عطیات اور عنایات اور یہ سب تفضلات اور احسانات اور یہ سب تلطفات اور توجہات اور یہ سب انعامات اور تائیدات اور یہ سب مکالمات اور مخاطبات بہ یمن متابعت و محبت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ..... سو اب منصفان حق پسند خود سوچ سکتے ہیں کہ جس حالت میں حضرت خاتم الانبیاء کے ادنیٰ خادموں اور کمترین چاکروں سے ہزارہا پیشگوئیاں ظہور میں آتی ہیں۔ اور خوارق عجیبہ ظاہر ہوتے ہیں۔ تو پھر کس قدر بے حیائی اور بے شرمی ہے کہ کوئی کور باطن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں سے انکار کرے۔" (براہین احمدیہ صفحہ ۵۴۲ مطبوعہ ۱۸۸۴ء)
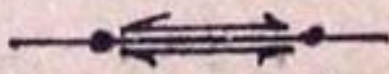
ظاہر ہو گی۔ بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے۔ اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسولؐ ہے اور قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے۔ اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبیؐ ہمیشہ کے لئے زندہ ہے...... موسیٰؑ نے وہ متاع پائے جس کو قرون اولیٰ کھو چکے تھے۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ متاع پائے جس کو موسےؑ کا سلسلہ کھو چکا تھا۔ اب محمدی سلسلہ موسوی سلسلہ کے قائم مقام ہے۔ مگر شان میں ہزارہا درجہ بڑھ کر۔" (کشتی نوح صفحہ ۱۳)

## آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اخروی کا ثبوت

"ان سب باتوں کے بعد ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ آخرت کا شفیع وہ ثابت ہو سکتا ہے جس نے دنیا میں شفاعت کا کوئی نمونہ دکھلایا ہو۔ سو اس معیار کو آگے رکھ کر جب ہم موسےؑ پر نظر ڈالتے ہیں تو وہ بھی شفیع ثابت ہوتا ہے کیونکہ بارہا اس نے اُترتا ہوا عذاب دعا سے ٹال دیا۔ اس کی توریت گواہ ہے اسی طرح جب ہم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نظر ڈالتے ہیں تو آپؐ کا شفیع ہونا اجلی بدیہیات معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ آپؐ کی شفاعت کا ہی اثر تھا کہ آپؐ نے غریب صحابہؓ کو تخت پر بٹھایا۔ اور آپ کی شفاعت کا ہی اثر تھا کہ وہ لوگ باوجود اس کے کہ بُت پرستی اور شرک میں نشو و نما پایا تھا

ایسے موحد ہو گئے جن کی نظیر کسی زمانہ میں نہیں ملتی۔

اور پھر آپؐ کی شفاعت کا ہی اثر تھا کہ اب تک آپؐ کی پیروی کرنے والے خدا کا سچا الہام پاتے ہیں۔ خدا اُن سے ہمکلام ہوتا ہے مگر مسیح ابن مریم میں یہ تمام ثبوت کیونکر اور کہاں سے مل سکتے ہیں۔

ہمارے سیّد و مولیٰ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت پر اس سے بڑھکر اور زبردست شہادت کیا ہوگی کہ ہم اُس جناب کے واسطے سے جو کچھ خدا سے پاتے ہیں۔ ہمارے دشمن وہ نہیں پا سکتے۔" (ریویو آف ریلیجنز اردو جلد ۱ صفحہ ۲۰۹)

## محامد سرورِ دو عالمؐ بزبان فارسی

فارسی زبان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو اپنے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں قصائد تحریر فرمائے وہ اپنی عظمت و شان میں اپنی نظیر آپ ہیں۔ لمبے لمبے قصائد سے صرف چند اشعار بطور نمونہ درج کئے جاتے ہیں:-

(۱)

| | | |
|---|---|---|
| ۱ | آنکہ در خوبی ندارد ہمسرے | در دلم جوشد ثنائے سرورے |
| ۲ | ہر زماں مستم کند از ساغرے! | یادِ آں صورت مرا از خود برد |
| ۳ | من اگر مے داشتم بال و پرے! | مے پریدم سوئے کوئے او مدام |
| ۴ | زیں چہ باشد حجتے روشن ترے! | اُمّی و در علم و حکمت بے نظیر |
| ۵ | جوہرِ انساں کہ بود اں مضمرے! | شد عیاں از وے علی وجہ الاتم |
| ۶ | لاجرم شد ختم ہر پیغمبرے! | ختم شد بر نفس پاکش ہر کمال |

ظاہر ہو گی۔ بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے۔ اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسولؐ ہے اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے۔ اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبیؐ ہمیشہ کے لئے زندہ ہے..... موسیٰؑ نے وہ متاع پائے جس کو قرون اولیٰ کھو چکے تھے۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ متاع پائے جس کو موسےٰؑ کا سلسلہ کھو چکا تھا۔ اب محمدی سلسلہ موسوی سلسلہ کے قائم مقام ہے۔ مگر شان میں ہزارہا درجہ بڑھ کر۔" (کشتی نوح صہ ۱۳)

# آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اخروی کا ثبوت

"ان سب باتوں کے بعد ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ آخرت کا شفیع وہ ثابت ہو سکتا ہے جس نے دنیا میں شفاعت کا کوئی نمونہ دکھلایا ہو۔ سو اس معیار کو آگے رکھ کر جب ہم موسےٰؑ پر نظر ڈالتے ہیں تو وہ بھی شفیع ثابت ہوتا ہے کیونکہ بارہا اس نے اُترتا ہوا عذاب دعا سے ٹال دیا۔ اس کی توریت گواہ ہے اسی طرح جب ہم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نظر ڈالتے ہیں تو آپؐ کا شفیع ہونا اجلی بدیہیات معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ آپؐ کی شفاعت کا ہی اثر تھا کہ آپؐ نے غریب صحابہؓ کو تخت پر بٹھایا۔ اور آپؐ کی شفاعت کا ہی اثر تھا کہ وہ لوگ باوجود اس کے کہ بُت پرستی اور شرک میں نشوونما پایا تھا

ایسے موحد ہو گئے جن کی نظیر کسی زمانہ میں نہیں ملتی۔

اور پھر آپؐ کی شفاعت کا ہی اثر تھا کہ اب تک آپؐ کی پیروی کرنے والے خدا کا سچا الہام پاتے ہیں۔ خدا اُن سے ہمکلام ہوتا ہے مگر مسیح ابن مریم میں یہ تمام ثبوت کیونکر اور کہاں سے مل سکتے ہیں۔

ہمارے سیّد و مولیٰ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت پر اس سے بڑھکر اور زبردست شہادت کیا ہو گی کہ ہم اُس جنابؐ کے واسطے سے جو کچھ خدا سے پاتے ہیں۔ ہمارے دشمن وہ نہیں پا سکتے۔" (ریویو آف ریلیجنز اردو جلد ۱ صفحہ ۲۰۹)

## محامد سرورِ دو عالمؐ بزبان فارسی

فارسی زبان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو اپنے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں قصائد تحریر فرمائے وہ اپنی عظمت و شان میں اپنی نظیر آپ ہیں۔ لمبے لمبے قصائد سے صرف چند اشعار بطور نمونہ درج کئے جاتے ہیں:۔

(۱)

| | | |
|---|---|---|
| در دلم جوشد ثنائے سرورے | ۱ | آنکہ در خوبی ندارد ہمسرے!! |
| یادِ آں صورت مرا از خود برد | ۲ | ہر زماں مستم کند از ساغرے! |
| مے پریدم سوئے کوئے او مدام | ۳ | من اگر مے داشتم بال و پرے! |
| اُمّی و در علم و حکمت بے نظیر | ۴ | زیں چہ باشد حجّتے روشن ترے! |
| شد عیاں از وے علی وجہ الاتم | ۵ | جوہرِ انساں کہ بود اں مضمرے! |
| ختم شد بر نفس پاکش ہر کمال | ۶ | لاجرم شد ختم ہر پیغمبرے! |

ترجمہ (۱) میرے دل میں ایک سردار کی تمنا جوش مار رہی ہے۔ جو خوبی میں اپنا کوئی ہمسر نہیں رکھتا (۲) اُس صورت کی یاد مجھے بے خود کر رہی ہے جو مجھے ہر وقت (محبت کی) شراب سے مست رکھتی ہے (۳) اگر میرے پَر ہوتے تو میں اُڑ کر اُس کی گلی میں پہنچتا (۴) لکھنا پڑھنا نہ جاننے کے باوجود علم و حکمت میں بے نظیر۔ اس سے بڑھ کر (اس کے سچّا ہونے کی) اور کونسی روشن دلیل ہو سکتی ہے (۵) انسان کے جوہر کا جو بالکل پوشیدہ تھا اس کے ذریعہ سے پوری طرح پتہ لگا ہے (۶) اس کے پاک وجود پر ہر ایک کمال ختم ہوا۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ ہر ایک پیغمبر (کے دَور) کا اختتام ہو گیا۔

(۲)

| | | |
|---|---|---|
| جان و دلم فدائے جمالِ محمدؐ است | ۱ | خاکم نثارِ کوچۂ آلِ محمدؐ است |
| دیدم بعینِ قلب و شنیدم بگوشِ ہوش | ۲ | در ہر مکان ندائے جمالِ محمدؐ است |
| ایں چشمۂ رواں کہ بخلقِ خدا دہم | ۳ | یک قطرۂ زبحرِ کمالِ محمدؐ است |
| ایں آتشم ز آتشِ مہرِ محمدیؐ است | ۴ | وِیں آبِ من ز آبِ زلالِ محمدؐ است |

ترجمہ۔ (۱) "میری جان اور دل محمدؐ کے جمال پر فدا ہے۔ میری خاک محمدؐ کی آل کے کوچہ پر نثار ہے (۲) میں نے دل کی آنکھوں سے دیکھا ہے اور ہوش کے کانوں سے سُنا ہے کہ ہر ایک مقام میں محمدؐ کے جمال کی گونج ہے (۳) یہ جاری چشمہ جو میں لوگوں کو پلا رہا ہوں محمدؐ کے کمال کے سمندر کا ایک قطرہ ہے (۴) یہ میری آگ کی محبت سے روشن شدہ ہے اور یہ میرا پانی محمدؐ کے مصفّا پانی سے حاصل شدہ ہے۔

(۳)

| | | |
|---|---|---|
| بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخمرم | ۱ | گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم |
| ہر تار د پودِ من بسرائید بعشقِ او | ۲ | از خود تہی و از غم آں دلستاں پُرم |
| جانم فدا شود برہِ دینِ مصطفےٰؐ | ۳ | ایں است کامِ دل اگر آید میسرم |

ترجمہ۔ (۱) خدا کے بعد میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے عشق میں سرشار ہوں اگر کفر یہی ہوتا ہے تو خدا کی قسم میں سخت کافر ہوں۔ (۲) میرا ہر رگ و ریشہ اُسؐ کے عشق کے راگ گاتا ہے۔ میں اپنے آپ سے خالی اور اس محبوب کے غم سے بھرا ہوا ہوں (۳) میری جان مصطفےٰؐ کے دین کی راہ میں فدا ہو جائے یہ ہے میرا دلی مقصد۔ خدا کرے پورا ہو۔

(۴)

| | | |
|---|---|---|
| عجب نوریست در جانِ محمدؐ | ۱ | عجب لعلیست در کانِ محمدؐ |
| ز ظلمتہا دلے آنگہ شود صاف | ۲ | کہ گردد از محبّانِ محمدؐ |
| عجب دارم دلِ آں ناکساں را | ۳ | کہ رو تابند از خوانِ محمدؐ |
| ندانم ہیچ نفسے در دو عالم | ۴ | کہ دارد شوکت و شانِ محمدؐ |
| خدا زاں سینہ بیزار ست صد بار | ۵ | کہ ہست از کینہ دارانِ محمدؐ |
| خدا خود سوزد آں کرم دنی را | ۶ | کہ باشد از عدوانِ محمدؐ |
| اگر خواہی نجات از مستیٔ نفس | ۷ | بیا در ذیلِ مستانِ محمدؐ |
| اگر خواہی کہ حق گوید ثنایت | ۸ | بشو از دل ثنا خوانِ محمدؐ |
| اگر خواہی دلیلے عاشقش باش | ۹ | محمدؐ ہست برہانِ محمدؐ |

سرے دارم فدائے خاک احمدؐ ۱۰ دلم ہر وقت قربان محمدؐ
بگیسوئے رسول اللہ کہ ہستم ۱۱ نثارِ روئے تابانِ محمدؐ
دریں رہ گر کشندم ور بسوزند ۱۲ نتابم رو زِ ایوانِ محمدؐ
دگر استاد را نامے ندانم! ۱۳ کہ خواندم در دبستانِ محمدؐ
دل زارم بہ پہلوئم مجوئید ۱۴ کہ بستیمش بدامانِ محمدؐ
من آں خوش مرغ از مرغانِ قدسم ۱۵ کہ وارد جا بہ بستانِ محمدؐ

ترجمہ۔ (۱) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان میں عجیب نور ہے۔ محمدؐ کی کان میں عجیب لعل ہے (۲) تاریکیوں سے دل اس وقت صاف ہوتا ہے جب محمدؐ کے عاشقوں میں سے ہو جائے۔ (۳) مجھے ان کمینوں اور نالائقوں کے دل کی حالت پر تعجب آتا ہے جو محمدؐ کے دستر خوان سے مُنہ پھیرتے ہیں (۴) مجھے دونوں جہاں میں ایسا انسان کوئی نظر نہیں آتا جو محمدؐ کی سی شان و شوکت رکھتا ہو (۵) خدا تعالےٰ اس آدمی سے بالکل بیزار ہے جو اپنے دِل میں محمدؐ کا کینہ رکھتا ہے (۶) خدا تعالیٰ اُس ذلیل کیڑے کو خود ہی تباہ کر دیگا جو محمدؐ کا دشمن ہو (۷) اگر تو نفس کی بدمستی سے نجات پانا چاہتا ہے۔ تو محمدؐ کے مستوں کے ذیل میں آجا۔ (۸) اگر تو چاہتا ہے کہ خدا تعالیٰ تیری تعریف کرے تو تُو جان و دل سے محمدؐ کا ثنا خواں ہو جا (۹) اگر تُو اس بات کا ثبوت چاہتا ہے تو اس کا عاشق بن جا۔ کیونکہ محمدؐ اپنی دلیل آپ ہے (۱۰) میرا سر محمدؐ کے پاؤں کے غبار پہ فدا ہے میرا دل ہر وقت محمدؐ پہ قربان ہے (۱۱) رسول اللہؐ کی زلفوں کی قسم میں محمدؐ کے

رُخِ تاباں پر نثار ہوں (۱۲) اِس راہ میں خواہ مجھے قتل کیا جائے خواہ جلایا جائے میں محمدؐ کی بارگاہ سے مُنہ نہ پھیروں گا (۱۳) میں کسی دوسرے استاد کا نام نہیں جانتا۔ کیونکہ میں نے محمدؐ کے مدرسہ میں ہی تعلیم پائی ہے (۱۴) میرے خستہ حال دل کو میرے سینہ میں مت ڈھونڈو کیونکہ ہم نے اُسے محمدؐ کے پلّے سے باندھ دیا ہوا ہے (۱۵) میں قدس کے پرندوں میں سے وہ بہترین پرندہ ہوں جس کا آشیانہ محمدؐ کے باغ میں ہے۔

# تیسرا باب

## آنحضرتؐ کی شانِ ختمِ نبوّت

"عقیدہ کی رُو سے جو خدا تم سے چاہتا ہے وہ یہی ہے کہ خدا ایک اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کا نبی ہے اور وہ خاتم الانبیاء ہے اور سب سے بڑھ کر ہے۔ اب بعد اس کے کوئی نبی نہیں مگر وہی جس پر بُروزی طور پر محمدیت کی چادر پہنائی گئی۔ کیونکہ خادم اپنے مخدوم سے جُدا نہیں۔ اور نہ شاخ اپنی بیخ سے جدا ہے۔ پس جو کامل طور پر مخدوم میں فنا ہو کر خدا سے نبی کا لقب پاتا ہے وہ ختم نبوت کا خلل انداز نہیں۔ جیسا کہ تم جب آئینہ میں اپنی شکل دیکھو تو تم دو نہیں ہو سکتے بلکہ ایک ہی ہو اگرچہ بظاہر دو نظر آتے ہو۔ صرف ظلّ اور اصل کا فرق ہے۔ سو ایسا ہی خدا نے مسیح موعود میں چاہا۔" (کشتی نوح صفحہ ۱۵)

# "ہمارا ایمان ہے کہ

ہمارے سیّد و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاءؑ ہیں۔ اور ہم فرشتوں اور معجزات اور تمام عقائد اہل سنّت کے قائل ہیں"

(کتاب البریہ حاشیہ صـ ۸۳ مطبوعہ ۱۸۹۸ء)

"ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور سیّدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول خاتم الانبیاء ہیں۔" (ایام الصلح صـ ۸۶-۸۷ مطبوعہ ۱۸۸۹ء)

# مُبارک نبیؐ

"وہ مُبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر النبیّین جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اے پیارے خدا اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتدائے دنیا سے تو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔" (اتمام الحجۃ صـ ۲۸ مطبوعہ ۱۸۹۴ء)

## ہمارا اعتقاد

"ہمارا اعتقاد جو ہم دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیق باری تعالیٰ اس عالم گزران سے کوچ کریں گے یہ ہے کہ حضرت سیّدنا و مولانا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیّین و خیر المرسلین ہیں۔ جن کے ہاتھوں سے اکمال دین ہو چکا۔ اور وہ نعمت بمرتبہ اتمام

پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہِ راست کو اختیار کر کے خدا تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے۔" (ازالہ اوہام حصہ اول صـ۱۳۷ مطبوعہ ۱۸۹۱ء)

## سب سے کامل انسان اور کامل نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں!

"وہ انسان جس نے اپنی ذات سے اپنی صفات سے اپنے افعال سے اپنے اعمال سے اور اپنے روحانی اور پاک قویٰ سے پُرزور دریا سے کمال تام کا نمونہ علماً و عملاً و صدقاً و ثباتاً دکھلایا اور انسان کامل کہلایا ... وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسان کامل تھا اور کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا جس سے روحانی بعث اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی۔ اور ایک عالم کا عالم مرا ہوا اُس کے آنے سے زندہ ہو گیا۔ وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر النبیین جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اے پیارے خدا اس پیارے نبیؐ پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتدائے دنیا سے تو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔ اگر یہ عظیم الشان نبیؐ دنیا میں نہ آتا تو پھر جس قدر چھوٹے چھوٹے نبی دنیا میں آئے جیسا کہ یونسؑ اور ایوبؑ اور مسیح بن مریم اور ملاکیؑ اور یحییٰؑ اور زکریاؑ وغیرہ وغیرہ ان کی سچائی پر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہیں تھی اگرچہ سب مقرب اور وجیہہ اور خدا تعالیٰ کے پیارے تھے۔ یہ اُسی نبیؐ کا احسان ہے کہ یہ لوگ بھی دنیا میں سچے سمجھے گئے۔

اللّٰھُمَّ صَلِّ وسلم وبارك علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین

وَاٰخر دعوانا ان الحمد للہ رَبِّ الْعٰلَمِین۔" (اتمام الحجۃ صـ۲۸)

# محامد نبوی بزبان اُردو

(۱)

وُہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نُور سارا
نام اُس کا ہے محمدؐ دلبرا مرا یہی ہے

سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر
لیک از خداءے برتر خیر الوریٰ یہی ہے

پہلوں سے خوب تر ہے خوبی میں اک قمر ہے
اس پر ہر اک نظر ہے بدر الدجیٰ یہی ہے

پہلے تو راہ میں ہارے پار اس نے ہیں اُتارے
میں جاؤں اُس کے وارے بس ناخدا یہی ہے

پردے جو تھے ہٹائے دلبر کی راہ دکھائے
دل یار سے ملائے وہ آشنا یہی ہے

وُہ یارِ لامکانی وہ دلبرِ نہانی
دیکھا ہے ہم نے اس سے بس رہنما یہی ہے

وُہ آج شاہِ دیں ہے وہ تاجِ مرسلیں ہے
وُہ طیب و امیں ہے اُس کی ثنا یہی ہے

حق سے جو حکم آئے اُس نے وہ کر دکھائے
جو راز تھے بتائے نعم العطاء یہی ہے
آنکھ اُس کی دور بیں ہے دل یار سے قریں ہے
ہاتھوں میں شمع دیں ہے عین الضیاء یہی ہے
جو راز دیں تھے بھارے اس نے بتائے سارے
دولت کا دینے والا فرماں روا یہی ہے
اُس نُور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وُہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے
وہ دلبرِ یگانہ عِلموں کا ہے خزانہ
باقی ہے سب فسانہ سچ بے خطا یہی ہے
سب ہم نے اُس سے پایا شاہد ہے تُو خدایا
وُہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے
ہم تھے دلوں کے اندھے سو سو دلوں پہ پھندے
پھر کھولے جس نے جندے وہ مجتبےٰ یہی ہے

(۲)

مصطفےٰؐ پر تیرا بیحد ہو سلام اور رحمت
اس سے یہ نور لیا بار خدایا ہم نے

ربط ہے جانِ محمدؐ سے مری جاں کو مدام
دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے

اس سے بہتر نظر آیا نہ کوئی عالم میں
لاجرم غیروں سے دل اپنا چھڑایا ہم نے

تیرے مُنہ کی ہی قسم میرے پیارے احمدؐ
تیری خاطر سے یہ سب بار اٹھایا ہم نے

تیری اُلفت سے ہے معمور مرا ہر ذرّہ
اپنے سینے میں یہ اک شہر بسایا ہم نے

نقش ہستی تری اُلفت سے مٹایا ہم نے
اپنا ہر ذرّہ تری راہ میں اُڑایا ہم نے

شانِ حق تیرے شمائل میں نظر آتی ہے
تیرے پانے سے ہی اُس ذات کو پایا ہم نے

چھو کے دامن تیرا ہر دام سے ملتی ہے نجات
لاجرم در پہ تیرے سر کو جھکایا ہم نے

دلبرا مجھ کو قسم ہے تیری یکتائی کی
آپ کو تیری محبّت میں بھلایا ہم نے

بخدا دل سے مرے مٹ گئے سب غیروں کے نقش
جب سے دِل میں یہ تیرا نقش جمایا ہم نے

دیکھ کر تجھ کو عجب نُور کا جلوہ دیکھا
نُور سے تیرے شیاطیں کو جلایا ہم نے

ہم ہوئے خیر اُمم تجھ سے ہی اے خیرِ رسلؐ
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام
مدح میں تیری وُہ گاتے ہیں جو گایا ہم نے

# تتمّہ

## دُرود شریف کی اہمیّت و برکات

آنحضرتؐ کی ستائش اور شکر گزاری کے — ہمارے سیّد و مولیٰ حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی صدق و صفا دیکھئے۔ آپ نے ہر ایک قسم کی بد تحریک کا مقابلہ کیا طرح طرح کے مصائب اور تکالیف اٹھائیں۔ لیکن پرواہ نہ کی۔ یہی صدق و صفا تھا جس کے باعث اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اسی لئے تو فرمایا:۔

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ

اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ (احزاب ع)

ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام فرشتے اس نبیؐ پر درود بھیجتے ہیں
اے ایمان والو تم بھی اُسؐ پر درود اور سلام بھیجو!

اِس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال ایسے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کی تعریف یا اوصاف کی تحدید کرنے کیلئے کوئی لفظ خاص نہیں فرمایا۔ لفظ تو مل سکتے تھے لیکن خود استعمال نہ کئے یعنی آپؐ کے اعمال صالحہ کی تعریف تحدید سے بیروں تھی۔ اس قسم کی آیت اور نبی کی شان میں استعمال نہ کی۔

آپؐ کی روح میں وہ صدق و صفا تھا اور آپؐ کے اعمال خدا کی نگاہ میں اس قدر پسندیدہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے یہ حکم دیا کہ آئندہ لوگ شکر گزاری کے طور پر درود بھیجیں"۔ (الحکم جلد ۷، نمبر ۲۵ ص ۲)

**نزول انوار و برکات**

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے میں ایک زمانہ تک مجھے بہت استغراق رہا۔ کیونکہ میرا یقین تھا کہ خدا تعالیٰ کی راہیں نہایت دقیق راہیں ہیں۔ وہ بجز وسیلہ نبی کریمؐ کے مل نہیں سکتیں۔ جیسا کہ خدا بھی فرماتا ہے وَابْتَغُوْا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ تب ایک مدت کے بعد کشفی حالت میں میں نے دیکھا کہ دو سقّے یعنی ماشکی آئے اور ایک اندرونی راستے سے اور ایک بیرونی راہ سے میرے گھر میں داخل ہوئے ہیں اور اُن کے کاندھوں پر نُور کی مشکیں ہیں اور کہتے ہیں ھٰذَا بِمَا صَلَّیْتَ عَلٰی مُحَمَّدٍ"۔ (حقیقۃ الوحی ص ۱۲۸ حاشیہ)